رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۶ رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

مصباح

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شایع ہوتا ہے

ایڈیٹر:۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ دو روپے آٹھ آنے

جلد [illegible] یکم جولائی ۱۹۲۹ء ✤ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ نمبر [illegible]

KHILAFAT LIBRARY

آہ!

علامہ حافظ روشن علی مرحوم

تمام احمدی گھروں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ پڑھی جائیگی کہ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب کا ۲۳ جون بعد مغرب انتقال ہو گیا۔ آپ عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے۔ ذیابطیس کا جان لیوا مرض پھر اس دسمبر کے جلسہ کے بعد آپکے ایک طرف فالج گرا لیکن خدا نے فضل کیا کہ آہستہ آہستہ اعضاء میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اور مجلس مشاورت میں آپ تھوڑی تھوڑی دیر کیلئے کارروائی دیکھنے کیلئے شامل ہو سکے۔ اسکے بعد طبیعت ناسازہی رہی اور صاحب فراش رہے مگر بعض نمازِ جمعہ میں بھی شامل ہو جاتے۔ رمضان المبارک کے آخری دن جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تقریر دعا ہوتی ہے اسمیں بھی شامل ہوئے۔ اور عید کی نماز میں بھی۔ یہ انکے دینی شوق کی ادنیٰ سی مثالیں ہیں وہ اپنے ۱۹۰۱ء سے کہنے کہ مجھے اٹھا کر اس مجلس میں پہنچا دو ورنہ وہ خود چلنے یا دیر تک بیٹھنے کے قابل نہ تھے اسکے بعد پھر آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوئی۔ اسہال پر اسہال آنے لگے۔ اور طاقت بالکل جاتی رہی۔ علاج میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی۔ تقدیر نے اپنا کام کیا اور ہم سے سلسلہ کا ایک نامور فاضل ہمیشہ کیلئے جدا ہو گیا۔ حافظ مکرم کا علمی تبحر اس سے ظاہر ہے کہ آپ جماعت مبلغین کے استاد اعلیٰ تھے جسمیں مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل اور مولوی فاضل پڑھتے ہیں۔ انکو پڑھانا ماہر ہی کا

کام نہیں۔ پھر آپ حضرت خلیفہ اوّل کی علمی یادگار تھے اور انکی روایات و معلومات کے حامل تھے۔ آپ قرآن مجید کا درس جو دیتے تھے اس سے رجال و نساء فیضیاب ہوتے۔ خصوصاً ماہ رمضان میں تمام قرآن شریف کا درس دینا اور ایک پارہ پڑھکر تحت اللفظ اُردو ترجمہ بولتے چلے جانا اور ایک حرف تک آگے پیچھے نہ ہونا اور با قلّ و دلّ تفسیر صرف آپ ہی کا حصہ تھا۔ رات کو قیام رمضان کرتے دن کو درس اور اپنے طلباء کو سبق بھی پڑھاتے ہم تو حیران رہ جاتے کہ یہ کس قسم کا ان تھکنے والا ہے۔ آپکی عالمانہ تقریروں کی دھاک امصار میں بیٹھی ہوئی تھی۔ چنانچہ کئی مرتبہ ہندوستان کا دورہ کیا۔ آپ جہیر الصورت خوش الحان واعظ شیریں مقال مناظر بے مثال تھے۔ ہر ایک مذہب کے نمائندہ سے صدہا کامیاب مباحثات کیئے۔ پُرانی طرز کے لوگ نئی روشنی کے جوان عالم عامی سب آپ کی تقریر سے خوشنود ہوتے اور فائدہ حاصل کرتے۔ آپ بلا تامل تاذک سے اول کی علمی مضمون لکھا دیتے اور میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اسکی عبارت بالکل با ربط اور بے عیب ہوتی۔ افتاء و قضاء کا کام بھی بخوبی سر انجام دیتے رہے۔ تقویٰ و طہارت تبتّل الی اللہ و استقامت میں بھی بے نظیر انسان تھے زادہٗ اللّٰہ بسطۃ فی العلم والجسم کے مصداق تھے۔ شاگردوں سے انکے والدین سے بڑھکر محبت رکھتے انکے حقوق کی نگہداشت انکے دین و دنیا کو بہتر بنانے میں اپنے تمام وسائل خرچ کر دیتے تھے۔ آپ اپنے درسوں و خطبوں اور تقریروں میں عورتوں کے حقوق کے متعلق بھی بہت وعظ و نصیحت فرماتے رہتے۔ باوجود وقار و متانت کے مزاج میں زندہ دلی بھی تھی۔ جس سے وہ احباء میں نہایت مقبول تھے خصوصاً سفر میں انکی رفاقت بہت آرام پہنچانیوالی تھی۔ دوستوں کے وفادار دوست بھائیوں کے سچے ہمدرد اور ہر مذہب و ملت کے انسان کے حقیقی خیر خواہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو اخلاص و محبت تھی اسے میں کیا بیان کر سکتا ہوں میں تو ان کے بعد میں آیا ہوں۔

حضرت خلیفہ اوّل کے وہ شاگرد رشید اور ایسے عزیز تھے کہ جب حضور نے ایک دفعہ لڑکیوں کا قرآن مجید میں امتحان لیا۔ تو ایک لڑکی کے صحیح اور عمدہ جواب دینے پر ایسے خوش ہوئے کہ آپ نے فرمایا میں اسے دنیا کا بہترین انعام دلاؤنگا اور پھر اسکے والدین سے تحریک فرما کر اسکا نکاح آپ سے کرا دیا۔ حافظ صاحب کی پہلی بیوی پنڈی عزیز ضلع گجرات کی تھیں۔ جسکے بطن سے عزیزہ محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ پیدا ہوئیں۔ دوسری شادی بنت حضرت منشی شادی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی لڑکی سے ہوئی۔ جس سے کوئی اولاد نہیں۔ پھر اپنے ایک بھائی کی وفات پر اسکی بیوی سے نکاح کیا اسکی وفات پر محبّ مکرّم جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی لڑکی آپکے حبالۂ عقد میں آئی۔ (یہ لڑکی شہید ملت محبّی مولوی عبید اللہ صاحب کے ساتھ ماریشس گئی تھی وہیں اس نے پرورش پائی واپس آنے پر یہ نکاح ہوا) اس سے بھی کوئی اولاد نہیں تاہم آپ بہت سے یتامی و ارامل کے متکفل تھے۔ آپکا خاندان نوشاہیہ موضع رمل ضلع گجرات میں بہت مشہور و معروف ہے۔ خاکسار بھی ایک دفعہ وہاں لیجایا گیا تھا۔ آپکے بھائی پیر برکت علی صاحب مرحوم خاکسار سے بہت محبت کے تعلقات رکھتے تھے اور عموماً گولیکی آتے جاتے رہتے تھے۔ آپکے اور مکرمی امام الدین صاحب کے نیک نمونے کا اثر خاکسار کی علمی زندگی پر بہت پڑا تھا اسی سلسلہ میں حافظ صاحب مکرم بھی گولیکی کے رستہ سے گذرے تو ان دنوں میں اشباہ و النظائر اور مفتاح العلوم السکاکی پڑھا کرتا تھا۔ پڑھتا کیا تھا مجھ پر جالا جبر کی طرف سے پڑھی جاتی تھی۔ اور حافظ صاحب نے بیان کیا تھا کہ میں حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اوّل رضی) سے توضیح تلویح شروع کرنیوالا ہوں تو چونکہ میں بیجا صاحبہ فراش تھا اسلئے قادیان کے فراق میں تڑپا کرتا تھا۔ آپ نے بھی بہت ہمت دلائی کہ آپکے متعلق ہر قسم کی امید

رفاقت سلسلہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی تھی اللّٰھم اغفر لہ و اکرم نزلہ

(مکمل)

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم جولائی ۱۹۲۹ء

KHILAFAT LIBRARY

تربیت اولاد

بچہ اور والدین کا تعلق

تربیت کے نقائص

(۱) والدہ کی بیجا محبت اگر والدہ بچہ سے بہت محبت اور ہر طرح کی خاطرداری اور ناز برداری کرتی رہے۔ تو بچہ میں بُری عادات پیدا ہو جاتی ہیں۔ خود غرض۔ خود پسندی اور نیت کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ پھر اس ناز برداری کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بچہ اپنی طرف توجہ کرانے کے لئے بعض دفعہ محض جھوٹی اور فرضی تکلیف بنا لیتا ہے۔ جسکا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر معمولی مرض بھی بڑھ جاتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ بچہ جب کسی حادثہ یا مرض میں مبتلا ہو۔ یا لمبی بیماری کے بعد صحت حاصل ہو۔ تو بچہ کی شخصیت اور عادات میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بیماری میں والدین بلکہ سارے کنبہ کی توجہ بچہ کی طرف ہو جاتی ہے۔ پھر بچہ بھی حکم کرتا اور رُعب سے کام لیتا ہے۔ اگر بچہ کے اس تحکم پر ملامت کی جائے۔ تو والدہ عذر کرتی ہے۔ کہ بچہ بیمار ہے۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ خود غرضی کرتا اور تحکم سے کام لیتا ہے خصوصاً بیماری کے بعد والدین اور بہن بھائیوں سے خدمت کرانی اپنا حق سمجھنے لگ جاتا ہے چنانچہ والدین حیران ہوتے ہیں کہ کیوں بچہ کی روش میں یہ تبدیلی ہو گئی ہے۔ والدین یہی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بیمار رہنے کی وجہ سے کر رہا ہے۔ حالانکہ والدین نے اپنی روش میں تبدیلی کر لی ہوتی ہے۔ اور جوں جوں والدین بچہ کی بیماری کے موہوم خطرات تصور میں لا کر غم اور فکر کا اظہار اسکے سامنے کرتے ہیں تو مرض بڑھ جاتا ہے چنانچہ جب تندرست ہونے کے بعد بچہ کو ذمہ داری کا کام دیا جائے تو بیماری کا بہانہ کر کے خلاصی حاصل کر لیتا ہے +

ایک واقعہ ایک چھوٹی لڑکی جس کا نام میری تھا۔ اس کو بچپن میں فالج ہو گیا۔ والدین اور اس کے خاندان کی تمام توجہ اس کی طرف ہو گئی۔ اس کی ہر خواہش پوری کی جاتی۔ چھوٹی بہن بھی اسکی ہر طرح امداد کرتی رہی۔ لڑکی کی اس طرح کی بے جا خاطر کا یہ نتیجہ ہُوا۔ کہ اپنے تمام کنبہ میں رُعب سے کام لینے کی عادی ہو گئی۔ جب کام کرنے کے لئے اس کو دیا جاتا۔ تو اسوقت بھی یہی کہتی کہ میں بیمار رہتی ہوں۔ حتیٰ کہ سکول میں بھی اس نے یہی رویہ اختیار کیا۔

جب پڑھائی وغیرہ میں شکل یا کمی واقع ہوتی - تو بیماری کا ہی عذر کرتی - پھر اس کے والدین نے ڈاکٹر سے مشورہ لیا - ڈاکٹر نے سمجھایا - کہ اس لڑکی کی طرف توجہ کم کردو - اس کو اپنا بوجھ خود اُٹھانے دو - نتیجہ یہ ہوا - کہ دن بدن اس کی عادات اچھی ہوتی گئیں چنانچہ پہلے والدہ خود لڑکی کو کھلایا کرتی تھی - جب لڑکی لقمہ اُٹھاتی تو ہاتھ کو لرزہ ہوجاتا - بعد میں یہ علامت بھی رفع ہوگئی۔

(۲) باپ کی بیجا سختی ایسے باپ بھی ہوتے ہیں - جو بچوں سے بے جا سختی کرتے ہیں - گو ماں کی محبت بھی بیجا ہوتی ہے - مگر بعض باپ بھی ناکارے اور بے ہمت اور محتاج بچے بنا دینے کے ذمہ دار ہوتے ہیں - جس کی وجہ باپ کی بیجا سختی ہوتی ہے - اس میں محبت کا نام و نشان نہیں ہوتا - بچہ کی ہر حرکت پر ممانعت اور ہر قول پر جرمانہ کرتا ہے سختی اور رعب سے کام کراتا ہے عموماً ایسے باپ اپنی پستی اور کمزوری اور ادنی سوشل حالت اور نالائقی کی کسر گھر میں اس طرح بڑے بن کر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں - گھر میں بچے مزے سے کھیل رہے ہیں اور باپ دفتر سے گھر آئے ہیں - انکے داخل ہوتے ہی گھر کا نقشہ بدل جاتا ہے - بچے خوف زدہ اور خاموش ہوجاتے ہیں - والدہ کو یہی اندیشہ ہوتا ہے کہ بچہ رونے کی آواز نہ نکالے - کھانے میں بدمزگی ہوگی اور باپ ناراض ہوگا - دن بھر کی محنت شاقہ کے بعد گھر آیا ہے مگر بچے باوجود اس یاددہانی کے پھر بھی حرکت کر دینگے - جس کی وجہ سے باپ کو اطاعت کا سبق پڑھانا پڑے - اس قسم کی باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ کو نظام اور اطاعت سے نفرت ہوجاتی ہے - کیونکہ بچہ کو علم ہوجاتا ہے کہ والدین کو میری اعلیٰ کوشش بھی کبھی خوش نہیں کرسکتی - اس وجہ سے بچہ میں بزدلی اور مایوسی پیدا ہوجاتی ہے - باپ کا مزاج ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچہ کے کسی کام پر حوصلہ افزائی اور خوشی کا اظہار نہیں کرتا - اور نہ ہی اس کی کسی حرکت پر کوئی انعام دیتا ہے - اس وجہ سے بعض دفعہ بچہ افسروں کی اطاعت بھی نہیں کرتا - اس قسم کے منحوس جوڑے سختی کرنیوالا باپ اور بے جا محبت کرنے والی ماں بہت ہوتے ہیں - لیکن جو بے جا محبت ماں کرتی ہے وہ باپ کی سختی کے نتیجہ میں ہوتی ہے - مگر باپ کی بیجا سختی سے بچہ اپنے آپکو پست ہمت اور ناکارہ محسوس کرتا ہے - یاد رکھو! بیجا محبت اور بے جا سختی دونو اعلیٰ تربیت کے راستہ میں چٹان کی مانند روک ہیں والدین اور اُستادوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے - کہ بچہ میں بھی جذبات ہیں - جس طرح بچہ کی آنکھ اور کان تمام اعضاء مشہود اور محسوس ہیں - اسی طرح بچہ کے اندر احساسات اور طبعی جذبات بھی ہیں - جن کا اظہار وہ بعد میں کرتا ہے - نیز بچہ کے اندر اُمید شکوک - تمنا - خوف اور خوشی - غم ہر قسم کے جذبات موجود ہیں - پس تربیت کا طریق ایسا ہو کہ نہ زیادہ محبت ہو اور نہ زیادہ سختی ہو بلکہ میانہ روی سے ہمدردی اور سلوک کیا جائے +

ایک واقعہ ایک لڑکی جسکی عمر ۶ سال کی تھی اس نے اچانک کھانا پینا بند کر دیا - کیونکہ والدہ

سے نے لڑکی کو بتایا ہوا تھا - کہ اگر کوئی مُنہ پر بوسہ دے - تو جراثیم لگ کر کھانے کے ساتھ اندر چلے جاتے ہیں جس سے بیماری لگ جاتی ہے - ایک دفعہ اس لڑکی کو کسی بڑھیا نے چوم لیا - گھر میں آکر کھانا پینا بند کر دیا - اور لڑکی کو بہت گھبراہٹ ہوئی - حالانکہ یہ کوئی ایسی اہم بات نہ تھی - جس کا علم کرانا والدہ کو ضروری تھا - اگر وہ اس قسم کی ظنّی بات نہ بتاتی - تو اتنا ڈر اور گھبراہٹ لڑکی کو نہ ہوتی - معلوم ہوتا ہے - کہ بچّہ کی عادات اور حرکات ماحول کے اثرات کا نتیجہ ہوتی ہیں - لوگ عموماً اس بچّہ کو اچھا سمجھتے ہیں - جو گھر والوں کو تنگ نہ کرے - اور جو والدین کو دق کرے اسکو خراب لڑکا خیال کرتے ہیں - مگر یہ خیال غلط ہے، چنانچہ جو بچّہ پُھرتیلا ہو اور خاموش نہ بیٹھے - ہر بات میں دخل دے اور اُن سے سوال کرے - اپنی توجہ کو ایک طرف نہ رکھ سکے - تو والدین ایسے بچّے کے متعلّق فکر میں رہتے ہیں - مگر اس کے برخلاف اگر بچّہ سوسائٹی سے جی چُرانے والا ہو - کوئی اعجوبہ چیز اسکی توجہ کو نہ کھینچے اور ماں کی گود کو پسند کرے - اس سے بے فکر رہتے - اور اسکو اچھا خیال کرتے ہیں - کہ بچّہ تنہائی پسند کرتا ہے - حالانکہ یہی نقص ہے، اور یہی خاموشی زیادہ سنجیدگی سے مطالعہ کرنے کے لائق ہے +

KHILAFAT LIBRARY

تربیت یافتہ بچّے کے امتحان کا میدان

یاد رکھنا چاہیے کہ بچّہ کی تربیت کا میدانِ امتحان گھر کی چار دیواری اور ماں کی گود نہیں بلکہ باہر کی سوسائٹی ہے - والدین عموماً ماحول کی فضاء کو بدل دیتے ہیں - جس سے بچّہ کی عادات کا صحیح مطالعہ نہیں ہو سکتا - مثلاً بچّہ کسی مضر چیز کے حاصل کرنے کے لئے ضد کر رہا ہو - تو والدہ فرط رونے اور ناراض نہ کرنے کے خیال سے فوراً اسکے مطالبہ کو پورا کر دیگی - کیونکہ مطلب نکالنے کیلئے چلّانا بچّہ کے لئے مفید ہتیار ہوتا ہے - اس لئے اس ڈر سے بچّہ کے نقصان دہ مطالبہ کو پورا نہیں کرنا چاہیئے - جب گھر سے باہر بچّہ جائیگا - تو تم اس کے ماحول کے حالات اور فضاء کو بدل نہیں سکو گی - مگر بچّہ کی عادات اور خواہشات کو بدلنا آسان ہوتا ہے - اس لئے چاہیئے کہ بچّہ کی تربیت اس طریق پر ہو - کہ باہر جا کر اپنی خواہشات کو ماحول کے مطابق ڈھال سکے +

(۳) ہر خواہش کا پورا کرنا تقسیم

بچّہ کو اس طریق سے سمجھاؤ - کہ تمھیں ہر چیز اس لئے نہیں مل سکتی - کہ تم اس کی خواہش کرتے ہو - اس لئے ہر مطالبہ پورا نہیں ہو سکتا - اور اس بات کا عادی بناؤ کہ بچّہ کے بعض مطالبات پورے نہ کیئے جائیں - اور بہن بھائیوں میں کھلونے اور گڑ یا تقسیم کرنے کا عادی بنانا چاہیئے - تاکہ خود بھی برابر کا ذمہ دار بنے - گو وہ ان عادات کے فوائد کو نہیں سمجھتا - مگر باوجود اسکے وہ اتنا ضرور خیال کرتا اور سمجھتا ہے کہ والدین میرے اس فعل پر پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں - تعریف کرتے اور خوش ہوتے ہیں - اس کا نتیجہ یہ ہوگا

کہ بڑے ہو کر بچہ مایوسی اور ناکامی کا دلیرانہ مقابلہ کریگا۔ اور دوسروں سے تعاون کرسکیگا ؞

(۴) رشوت اور جھوٹا وعدہ } بچہ کو کچھ دیکر کام نہیں کروانا چاہیے۔ اور نہ ہی ایسا وعدہ کرنا چاہیئے۔ جس کو پورا نہ کرسکو۔ یا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ مثلاً والدہ بچہ کو یہ کہے کہ فلاں کام کرو گے تو ایک پیسہ ملے گا۔ یا فلاں اچھی چیز دی جائیگی۔ تو پھر اس قسم کا وعدہ پورا نہ ہونے سے بچہ پر بُرا اثر پڑیگا۔ اگر بغیر وعدہ کے کام لیا جائے۔ اور بعد میں خوشی کے طور پر انعام دے دیا جائے۔ تو یہ اچھا ہوگا۔ اگر ہر دفعہ پیسہ دیکر بچہ سے کام لیا جائے۔ تو آہستہ آہستہ اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ آج ایک پیسہ لیکر کام کریگا تو کل کو دو تین پیسے لیکر وہی کام کریگا۔ اس طرح ہر کام بچہ رشوت لیکر کریگا۔ کام لیتے وقت بچے سے کوئی وعدہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کو کہنا چاہیئے کام کرنا تمہارا فرض ہے۔ کام مَیں بھی کرتی ہوں۔ تم بھی کرو۔ ہاں بعد میں کچھ بطور انعام دیدو تو کچھ مضائقہ نہیں ؞

KHILAFAT LIBRARY

(۵) جھوٹ بولنا } والدین بچہ کو معمولی معمولی باتوں پر خود جھوٹ سکھاتے ہیں۔ اگر چُپ کرانا ہو۔ تو اس میں جھوٹا ڈر یا خلاف واقعہ بات سُنائینگے۔ شروع میں والدین ان باتوں کی اہمیت کا احساس نہیں کرتے۔ خود جھوٹ سکھاتے ہیں۔ جب بچہ بڑا ہوتا ہے۔ تو ماں دیکھتی ہے کہ بچہ کے دل میں سچائی کی عظمت نہیں رہی۔ اور دوسروں کی بات کا اعتبار نہیں کرتا۔ حالانکہ والدہ نے پہلے ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھوٹ بول کر یہ سب کچھ سکھایا ہوتا ہے ؞ (باقی آئندہ)

خاکسارہ مریم بیگم - کاکامری - یوگنڈا مشرقی افریقہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم توحید کے متعلق

(محترمہ سیدہ مریم بیگم حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ)

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک مسلمان رسول کریم صلعم پر ایمان لاتا ہے اور آپکے ایک برگزیدہ رسول ہونے بلکہ رسولوں کا سردار ہونے پر یقین رکھتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اکثر مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں سے ناواقف ہیں اور انکا ایمان صرف ماں باپ کی سُنی سُنائی باتوں پر ہے خود اپنے طور پر انہوں نے کوئی تحقیق نہیں کی اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کام سے اسقدر دلچسپی نہیں ہے جسقدر کہ ہونی چاہیئے اور وہ اسلام کیخدمت کے لئے اسقدر کوشش نہیں کرتے جسقدر کہ انپر لازم ہے۔ اس بات میں ہمارا طبقہ یعنی عورتیں خصوصاً زیر الزام ہیں۔ ہمیں اسلام کے کاموں سے بہت ہی کم تعلق ہے۔ گویا قومی کاموں کے لحاظ سے ہم بالکل مُردہ ہیں بجائے اسکے کہ ہمارے ذریعہ سے اسلام کو ترقی حاصل ہو اسلام پر دشمن ہماری حالت کو دیکھ کر حملے کرتے رہتے ہیں ؞

دوسرا نقص اس ناواقفیت کی وجہ سے ہوا ہے کہ ہم لوگ خود ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے ناواقف ہیں تو دوسرے مذہبوں کے لوگوں کو بھی ہم واقف نہیں کر سکتے اور چونکہ خود وہ لوگ آپؐ کے حالات سے واقف ہونیکا موقع نہیں پاتے جو کچھ انکے کانوں میں اسلام کے دشمنوں کے ذریعہ سے پڑتا ہے اسی کو صحیح تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور ہمارے پاک رسولؐ کی ایسی ڈراؤنی شکل انکے دماغوں پر نقش ہو جاتی ہے کہ بجائے ... محبت کرنیکے آپؐ سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور بعض تو گالیوں پر اُتر آتے ہیں۔ اور چونکہ کوئی قوم اپنے بزرگوں کی نسبت بُرے کلمات نہیں سُن سکتی مسلمانوں کو انکی گالیوں پر غصّہ آتا ہے اور لڑائی اور جھگڑا پیدا ہوتا ہے پس اپنے ایمانوں کی مضبوطی اپنی غفلت کو دُور کرنے اور فساد اور جھگڑے کو اپنے ملک سے دُور کرنے کے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ مسلمان مرد اور عورتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے واقف ہوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو واقف کریں ۔

KHILAFAT LIBRARY

اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمارے سلسلہ کی طرف سے دوسرے سال سے ایک خاص دن پر ایسے جلسوں کا انتظام کیا جاتا ہے اور ان جلسوں میں نہ صرف سب مسلمان کہلانے والوں کو جمع کیا جاتا ہے بلکہ دوسرے مذہبوں کے لوگوں کو بھی جمع کیا جاتا ہے جسقدر سمجھدار لوگ ہیں وہ ان جلسوں کی خوبی کے قائل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور ہر فرقہ اور ہر مذہب کے لوگ مل کر ان جلسوں کو بارونق بناتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی اچھا اثر پیدا ہو رہا ہے ۔

اس سال کے جلسوں کے لئے دو مضمون تجویز کئے گئے ہیں اوّل یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی تعلیم کو کس خوبی کے ساتھ دنیا میں جاری کیا ہے دوسرے یہ کہ آپؐ نے غیر مذاہب کے لوگوں سے رواداری کی تعلیم کو کس حد تک قائم کیا ہے۔ میں اپنے مضمون کے لئے پہلے مضمون کو چُنتی ہوں اور یہ بتانا چاہتی ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کے عقیدہ کو جو سب مذاہب کی جان ہے نہایت ہی مضبوطی کے ساتھ دنیا میں قائم کیا ہے اور آپؐ کے اس کام کی مثال دوسرے لوگ تو الگ رہے خود دوسرے انبیاءؑ کے کاموں میں بھی نہیں پائی جاتی ۔

سب بہنوں کو معلوم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے ملک میں پیدا ہوئے تھے اور عرب کے شہروں میں سے بھی مکّہ کو آپکی پیدائش کی جگہ ہونے کا فخر حاصل ہُوا تھا۔ عرب کے ملک میں اسوقت کوئی خاص مذہب نہ تھا اور کسی خاص کتاب کو وہ لوگ نہیں مانتے تھے سارے کا سارا ملک بتوں کی جاگیر بن رہا تھا اور قبیلے قبیلے کا جدا جدا بُت تھا۔ مکّہ خانہ کعبہ کی وجہ سے عرب کے ملک میں دارالخلافہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور لوگ وہاں حج اور عمرے کے لئے دُور دُور کے علاقوں

سے آتے رہتے تھے پس اس جگہ تو بتوں کی ایک اچھی خاصی نمائش رہتی تھی۔ تاریخوں میں لکھا ہے۔ کہ خانۂ کعبہ اور اسکے گرد تین سو ساٹھ بُت رکھے رہتے تھے اور لوگ انکی پوجا کرتے رہتے تھے علاوہ مکّہ کے دوسرے مقامات میں اور پاس کے علاقوں میں بھی بکثرت بُت رکھے ہوئے تھے جنکو مختلف قبیلے اپنے اپنے قبیلے کا محافظ قرار دیکر سوچتے رہتے تھے۔ ان بتوں کا عجیب حال تھا۔ بعض بُت بارش برسانے والے بعض دشمن پر فتح دینے والے بعض اولاد بخشنے والے بعض عذاب نازل کرنے والے اور بعض رزق عطا کرنے والے تھے۔ غرض جسقدر دنیا کے کام ہیں سب کے لئے الگ الگ بُت تھا اور کوئی نہیں سوچتا تھا کہ ان بتوں کی موجودگی میں خدا تعالیٰ کا کیا کام باقی رہ گیا۔ پرستش کے لحاظ سے بھی بتوں کی پرستش میں فرق تھا بعض بتوں کی پرستش مادرزاد ننگے ہو کر کی جاتی تھی بعض کی کپڑے پہن کر۔ کسی پر کسی کا چڑھاوا چڑھایا جاتا تھا تو کسی پر کسی کا۔ بعض بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دیئے جاتے تھے اور یہ نذر مانی جاتی تھی کہ اگر انکے پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو صرف مرد اسے کھائیں اور اگر مُردہ بچہ نکلے تو عورتیں اور مرد دونو اسے کھالیں اسی طرح یہ قانون بنایا ہوا تھا کہ جو صدقہ بتوں کے نام پر دیا جاتا۔ اُسے سوائے بُت خانوں کے کاموں کے اور کسی بات میں خرچ نہ کرتے تھے مگر جو صدقہ خدا تعالیٰ کے نام پر دیا جاتا تھا اسے بُت خانوں یا انکے متعلق کاموں پر خرچ کر لیتے تھے۔ سفر کو نکلتے تھے تو بھی بُت ضرور ساتھ رکھتے تھے۔ بادشاہ اور روسا تو سواریوں پر اپنے بتوں کو لیجاتے تھے۔ اور غریب لوگ لکڑیوں کے ہلکے بت بنا کر گھر میں رکھ چھوڑتے تھے تاکہ سفر میں زیادہ بوجھ نہ اُٹھانا پڑے۔ اگر لکڑی کے بُت کی بھی گنجایش نہ ہوتی۔ تو آٹے کا بُت بنا لیتے تھے اور اگر وہ بُت بھی ٹوٹ جاتا یا اتنی بھی توفیق نہ ہوتی تو جس میدان یا وادی میں سے گذرتے تھے اس میں سے کوئی خوبصورت چھوٹا سا پتھر ہی اُٹھا لیتے کہ یہی ہمارا خدا ہے۔ غرض شرک انکی گھٹی میں پڑا تھا اور انکا کوئی کام ایسا نہ تھا جس میں بتوں کا دخل نہ ہوتا ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں پیدا ہوئے اور ایسے گھر میں پیدا ہوئے جسکے سپرد خانۂ کعبہ کی خدمت تھی گویا آپ کا خاندان مذہبی لحاظ سے بتوں کا محافظ خاندان تھا۔ ایسے خاندان میں پیدا ہونیکے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپکے دل میں اپنی ایسی محبت پیدا کی کہ آپ کبھی بھی شرک کے قریب نہیں گئے اور بتوں کے چڑھاوے جنہیں اہل مکّہ تبرک خیال کرتے تھے آپنے کبھی بھی استعمال نہیں کیئے۔ بتوں کے ساتھ جو تعلق اہل مکّہ کو تھا اور جس کا مَیں نے اوپر بیان کیا ہے بعض دفعہ اس میں لطائف بھی پیدا ہو جاتے تھے ؛

KHILAFAT LIBRARY

چنانچہ ایک صحابیؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ سفر پر جا رہا تھا ہم نے اپنے ساتھ ایک

لکڑی کا بُت رکھا ہوُا تھا تاکہ روزانہ عبادت کر سکیں ایک جگہ جو ہمیں کوئی کام پیش آیا تو اپنا اسباب راستہ سے ایک طرف کر کے رکھدیا اور بُت کو پاس کھڑا کر دیا اور ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضور ہم کام کو جا رہے ہیں آپ ذرا تھوڑی دیر کے لئے اسباب کا خیال رکھیں یہ کہکر ہم کام کو چلدیئے تھوڑی دیر کے بعد جو واپس آئے تو میں نے دیکھا کہ ایک گیدڑ ٹانگ اُٹھا کر بُت کے سر پر پیشاب کر رہا ہے اور پیشاب اسکے مُنہ اور گردن پر سے بہ رہا ہے یہ دیکھ کر میری آنکھیں کُھل گئیں اور میں نے بُت کو اُٹھا کر زمین پر دے مارا اور کہا کہ جب تُو اپنی حفاظت نہیں کر سکتا تو ہماری حفاظت کیا کریگا ؞

اسی طرح ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ سفر کو گئے اور چونکہ لکڑی کا بُت بھی پاس نہ تھا آٹے کا بُت بنا لیا ایک جگہ ہمارا آٹا ختم ہو گیا اور بھوک نے سخت ستایا آخر یہی سوجھی کہ بُت توڑ کر اسکی روٹیاں پکالیں چنانچہ بُت کوٹ کاٹکر ہم نے اسکی روٹی پکالی ؞

KHILAFAT LIBRARY

خلاصہ یہ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں تشریف لائے توحید کا نام و نشان بھی باقی نہ تھا اور کیا عرب اور کیا شام اور کیا مصر اور کیا ایران اور کیا ہندوستان سب ملکوں کے نبیوں اور رشیوں کی پاک اور مقدس تعلیم کو لوگ بھلا چکے تھے اور دنیا کے پیدا کرنے والے اور رزق دینے والے خدا کو چھوڑ کر اسکی مخلوق کے آگے سر جھکا رہے تھے ؞

اس حالت میں آپ نے ظہور فرمایا اور شرک کے خلاف تعلیم دی - آپ کو خدا تعالیٰ نے حکم دیا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور تو لوگوں سے کہدے کہ اللہ ایک ہے اسکے سوا جسقدر چیزیں ہیں وہ آپ ہی آپ نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے کاموں میں دوسروں کا محتاج نہیں ہے بلکہ باقی سب چیزیں اپنے قائم رہنے کیلئے اسکی محتاج ہیں ۔ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی باپ ہے یا ماں ہے اور کوئی ہستی اسکے سوا ایسی نہیں جو اسکی سی طاقتیں رکھتی ہو - اس مختصر سی سورۃ میں ان سب قسموں کے شرکوں کا ردّ کر دیا گیا ہے جو دُنیا میں پہلے کیئے جاتے تھے یا اب کیئے جاتے ہیں اور دُنیا کو ایک خدا کی طرف جو اپنی ساری طاقتوں میں مکمل ہے بلایا گیا ہے آپ کی تعلیم کو سُن کر مکّہ کے بُت پرستوں کو طبعاً جوش آنا تھا - اس آواز کا بلند ہونا تھا کہ اپنے پرائے سب آپ کے دشمن ہو گئے - جن زبانوں پر آپ کی تعریف کے کلمات جاری تھے - اب ان سے گالیوں کی بارش شروع ہو گئی جن آنکھوں سے محبت بھری نگاہیں اُٹھتی تھیں اب اُن میں سے بُغض و عداوت کے شعلے نکلنے لگے اور جو دل محبت سے بھرے ہوئے تھے اب کینہ اور شرارت سے بھر گئے جو ہاتھ کبھی مدد کو اُٹھا کرتے تھے اب مارنے

اور پسینے کے لئے بلند ہونے لگے۔ دنیا آپ کے لئے تاریک ہوگئی اور زمین تنگ ہوگئی۔ مکہ جو امن کی جگہ تھی آپ کے لئے ایک کانٹوں سے بھرا ہوا جنگل بن گیا اور چلنا پھرنا بھی آپ کے لئے مشکل ہوگیا آپ جدھر نکلتے لوگ آپ کو گالیاں دیتے بچوں کو اور کتوں کو پیچھے لگا دیتے پتھر پھینک پھینک کر خون سے جسم کو رنگ دیتے۔ کپڑوں پر غلاظت پھینک دیتے۔ اور راستے میں کانٹے بچھا دیا کرتے۔ آپ سب کچھ سنتے۔ مگر توحید کے وعظ کو نہ چھوڑتے۔ محلوں میں جا جا کر لوگوں کو سمجھاتے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کی عبادت کیوں کرتے ہو الگ الگ جا کر لوگوں کو بتلاتے کہ جن چیزوں کی تم عبادت کرتے ہو انکو تو خدا تعالیٰ نے تمہارے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے اور تمہارا غلام بنایا ہے ٭

KHILAFAT LIBRARY

مگر سینکڑوں سالوں کے خیالات کو لوگ بھلا آسانی سے کہاں چھوڑ سکتے تھے وہ آپ پر ہنستے اور آپ کو پاگل قرار دیتے اور کئی کئی طرح کے مذاق کرتے مگر آپ اپنا کام نہ چھوڑتے جب اسی طرح ایک لمبا عرصہ گذر گیا تو ایک دن سب سردار اکٹھے ہوئے اور انہوں نے مشورہ کرکے ایک بڑے رئیس کو آپ کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ آپ اسقدر بتوں کے خلاف وعظ کرتے ہیں یہ اچھا نہیں آخر اپنی قوم سے مخالفت کرنیکی وجہ کیا ہے اگر آپ کو روپیہ کی ضرورت ہے تو ہم سب لوگ مل کر آپ کو اسقدر روپیہ جمع کر دیتے ہیں کہ سب عرب سے آپ زیادہ مالدار ہو جائینگے اور اگر حکومت کا خیال ہے تو سب لوگ مل کر آپ کو اپنا بادشاہ بنانے کو تیار ہیں اور اگر اچھی خوبصورت بیوی کی خواہش ہے تو جس عورت کو آپ پسند کریں ہم آپ کی شادی اس سے کرا دیتے ہیں۔ اور اگر آپ کو کوئی مرض ہے تو آپ کا علاج کرانے کو تیار ہیں۔ ان باتوں کو سنکر آپ کا دل بہت رنجیدہ ہوا اور آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور آپ نے اس رئیس کو کہا۔ کہ سنو! جاکر اپنے بھائیوں سے کہدو کہ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لاکر کھڑا کر دیا جائے تو میں خدا تعالیٰ کی توحید کا وعظ نہیں چھوڑوں گا۔ مجھے تمہارے مالوں اور جائدادوں کی ذرہ بھر بھی پروا نہیں۔ میں اپنے پیدا کرنیوالے خدا کے حکم کو نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ کی اس بات کا اس رئیس پر اسقدر اثر ہوا۔ کہ جاکر باقی رئیسوں کو سمجھایا کہ اسے چھوڑ دو یہ آدمی مجھے کوئی نرالا ہی نظر آتا ہے۔ ایسا نہ ہو اسکی مخالفت کا نتیجہ بد نکلے۔ آخر وہ دن آگیا کہ آپ کی کوشش بار آور ہوئی آہستہ آہستہ سب عرب بتوں سے بیزار ہوگیا اور توحید کا کلمہ پڑھنے لگا۔ بت خانے ویران ہوگئے۔ اور خدا کا گھر آباد ہوگیا لوگ اپنے پیدا کرنیوالے رب کی طرف پھر لوٹ آئے اور احسان فراموشی سے باز آگئے۔ مگر باوجود اسکے آپ کو شرک سے اسقدر نفرت تھی اور توحید کے پھیلانے کا اسقدر خیال تھا کہ جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس سے آپ کی وفات ہوئی تو آپ بار بار گھبرا کر فرماتے

تھے کہ خدا تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ کرنے کا استھان بنا لیا یعنی جو آدمی بندہ کو درجہ دے وہ لعنتی ہوتا ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم لوگ جو میری اُمّت ہو مجھے بھی خدائی کا درجہ دیکر میرے کام کو خراب کر دو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ خاکسار مریم بیگم

خواتین لاہور کا عظیم الشان جلسہ

(۲ جون)

پچھلے سال کی طرح اس سال بھی تحریک امامنا و مرشدنا امام جماعت احمدیہ قادیان مورخہ ۲ جون برکت علی محمڈن ہال بیرون موچی دروازہ بوقت صبح سات بجے شاندار جلسہ خواتین منعقد ہوا۔ خاکسارہ و ممبرات کی درخواست پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے براہ نوازش مکرمہ بہن میمونہ بیگم صاحبہ کو یہاں بھیجا۔ انکی تشریف آوری نے جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ جلسہ گاہ میں دریوں کرسیوں کا پہلے ہی کافی انتظام کیا گیا تھا۔ ہندو مسلم خواتین کے لئے برف پانی کا علیحدہ علیحدہ انتظام تھا۔ سوا سات بجے تک کثیر التعداد ہندو مسلم خواتین تشریف لے آئیں۔ اور ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ مکرمہ جناب میمونہ صاحبہ نے حاضرات جلسہ کو مخاطب کرکے کہا۔ چونکہ جلسہ کی کرسیٔ صدارت کے لئے مکرمہ بیگم صاحبہ سر عبدالقادر صاحب کو منتخب کیا گیا ہے۔ پس اِس جلسہ کی تمام کارروائی بیگم صاحبہ سر عبدالقادر صاحب کے زیر صدارت ہوگی۔ خاکسارہ نے انکی تائید کی۔ چنانچہ نعرہ ہائے تکبیر کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے بنت میاں عبدالعزیز صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت سے سامعات کو محظوظ کیا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے ختم ہونے تک اسکی تعظیم و تکریم کے لئے تمام ہندو و مسلم خواتین کھڑی رہیں۔ تلاوت کے بعد نعرۂ تکبیر بلند کیا گیا۔ اسکے بعد تین لڑکیاں بنت میاں معراج الدین صاحب پہلوان و بنت سید محمد اشرف صاحب و اہلیہ میاں ظفر اسلام صاحب نے خوش الحانی و پُردرد لہجہ میں رسول کریمؐ کی نعت خوانی کی۔ ہر نظم و تقریر کے بعد نعرہ ہائے تکبیر سے ہال گونجتا رہا۔ پھر صدر صاحبہ نے اختتامی تقریر میں فرمایا میں آپ سب کی دل سے شکر گذار ہوں کہ آپ نے آج کے اس مبارک جلسے کی صدارت کی عزت مجھے بخشی۔ مَیں اِس جلسے کی شرکت کو صرف عزت ہی نہیں سمجھتی بلکہ ثواب اور سعادت خیال کرتی ہوں نیز جلسہ ہذا کا مقصد مقدس بانیٔ اسلام کے اوصاف حمیدہ اور شاندار زندگی کے مختلف پہلوؤں سے اپنے پاکیزہ اور عقیدتمندانہ خیال کا اظہار کرنا ہے۔ اور اس سے ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ اس قسم کے جلسے ملک میں کشیدگی کو رفع کرکے باہمی اتحاد و اتفاق کی رَو پیدا کرتے اور ہندو مسلم

KHILAFAT LIBRARY

کے باہمی تعلقات پر نہایت گہرا اور خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔ گو پیغمبرؐ کی شاندار زندگی پر ایک مجلس یا ایک تقریر میں مختلف پہلوؤں سے نظر ڈالنا ناممکن ہے۔ مگر ایک بات سب سے اوّل درجہ پر آپؐ کی تعلیم میں پائی جاتی ہے اور وہ وحدانیت ہے۔ آپؐ نے دنیا کو یہ بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔ کہ ہم سب ایک خدا کے بندے ہیں۔ اور ہم سب کا مالک ایک ہی خدا ہے۔ دوسری بات آپؐ کو تمام مذہبی پیشواؤں سے ممتاز کرنے والی یہ ہے۔ کہ عورتوں کے حقوق جائداد اور تحصیل علم میں مردوں کے برابر قائم کیئے اور اُسی طرح عورتوں کے لئے جائز آزادی اور ترقی کا دروازہ کھولدیا ؛

اسکے بعد مکرّمہ والدہ صاحبہ شیخ محمدؐ سلیم صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور نے رسول کریمؐ کی نعت اور اپیل بصورت نظم بخدمت برادران اسلام پُر درد اور پُر اثر لہجہ میں سُنائی چونکہ وہ ضعیف تھیں اور آواز اتنی بلند نہ تھی اُسی نعت اور اپیل کو اُن کے فرمانے کے مطابق مکرّمہ صوفیہ میمونہ صاحبہ نے بلند آواز کے ساتھ حاضرات جلسہ کو سُنایا اس کے بعد مکرّمہ مسز محمدؐ بیگ صاحبہ نے نہایت پُر درد و مؤثر پیرایہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و اوصاف حمیدہ پر تقریر کی۔ پھر ہماری بہن مکرّمہ شریمتی شکنتلا دیوی صاحبہ دُختر لالہ کدارناتھ صاحب نے عقیدتمندانہ الفاظ اور محبّت بھرے پیرایہ میں بیان کیا۔ کہ حضرت محمدؐ صاحب نے سخت مصائب برداشت کر کے دُنیا سے جہالت بُت پرستی تیراندازی دُختر کُشی۔ خانہ جنگی کو دُور کر کے خدائے واحد کی توحید مساوات اور اخوت کے حقوق کو قائم کیا ؛

محترمہ میمونہ بیگم صاحبہ نے حضرت رسالتمآب کے عظیم الشان اور ممتاز حالات و واقعات پر نہایت پُر جوش اور پُر اثر لہجہ میں تبصرہ کیا حاضرات جلسہ نے خاموشی کے ساتھ تقریر کو سُنا۔ اسی طرح دُختر میاں عبد العزیز صاحب نے و رقیہ بیگم اہلیہ جناب بابو محمدؐ اسحٰق صاحب نے و اہلیہ شیخ عطاء اللہ صاحب نے عمدگی اور خوبی کے ساتھ رسول خدا کے کارہائے جلیلہ اور فضائل کو پیش کیا ؛

اسکے بعد خاکسارہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی سے اس موضوع پر روشنی ڈالی کہ صرف آنحضورؐ نے ہی اپنی تعلیم اور تعامل سے دنیا میں عالمگیر رواداری حریّت ضمیر مذہبی آزادی کو قائم کیا۔ تمام پیشوایان مذہبی کی عزّت کا سبق دیکر دنیا بھر کے مذاہب میں صلح اور رواداری کا بے مثل اصول قائم کیا۔ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ و صحابہؓ کے خلق رواداری اور قوّتِ قدسی سے اسلام پھیلا۔ نہ بزور شمشیر ؛

درمیان میں وقتاً فوقتاً بہن سردار النساء صاحبہ نومسلمہ و مکرّمہ مسز محمدؐ بیگ صاحب و مسز عبد الرشید صاحب نے عمدہ اور مؤثر انداز سے نعتیں پڑھیں اور حاضرات کو محظوظ کیا۔ اسکے بعد مکرّمی حکیم محمدؐ حسین صاحب قریشی کی دونو صاحبزادیوں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی شان میں نعتیں پڑھیں - بعد ازاں مکرمہ بہن میمونہ صاحبہ نے دُعا کی اور درود کے بعد نہایت اعلیٰ شان کے ساتھ جلسہ ختم ہوا - اختتام جلسہ پر مکرمہ بہن شریمتی شکنتلا دیوی صاحبہ نے وجد انگیز طریق سے رسول اللہؐ کی شان میں نعت پڑھکر ایک عجیب سماں پیدا کر دیا - فالحمد للہ علیٰ ذالک -

جلسہ کے اختتام پر خاکسارہ کو صدر صاحبہ نے مبارکباد دی - نیز مکرمہ والدہ صاحبہ جناب محمد شفیع اسلم بیرسٹرایٹ لا - لاہور نے مبارکباد دی ہر طرف سے مبارکبادی کی آواز آرہی تھی -

میں اس موقعہ پر اپنی اُن معاونات بہنوں کا ذکر کرنا اور شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں جنہوں نے نہایت خوش اسلوبی خندہ پیشانی و جانفشانی کے ساتھ انتظام جلسہ میں اور اُسکے قائم رکھنے میں میرے ساتھ تعاون کیا - بہنوں کے استقبال اور اُن کو مناسب جگہ پر بٹھانے بچوں کو خاموش کرانے اور پانی پلانے میں میری ممانی صاحبہ اہلیہ جناب چوہدری محمد اسحٰق صاحب و اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب و اہلیہ میاں ظفر اسلام صاحب نے خاص طور پر حصہ لیا - اور اپنی اپنی ڈیوٹی کو نہایت عمدہ انتظام و تدبیر کے ساتھ سرانجام دیا +

جلسہ کے ختم ہونے سے پہلے مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ نے تمام خواتین کی طرف سے صدر صاحبہ کا شکریہ ادا کیا اُنکے بعد صدر صاحبہ نے تمام حاضرات جلسہ اور خصوصاً مکرمہ محترمہ شکنتلا دیوی صاحبہ اور تمام ہندو خواتین کا شکریہ ادا کیا - اللہ تعالیٰ سب معاونات اور سامعات جلسہ کو ہر قسم کی برکتوں سے مالامال فرمائے +

خاکسارہ سعیدہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

KHILAFAT LIBRARY

رپورٹ جلسہ سیالکوٹ

(۲ - جون)

۲ / جون ۱۹۲۹ء بروز اتوار زیر صدارت مس ایس رکھی صاحبہ سب اسسٹنٹ سرجن بمقام احمدیہ جامع مسجد بوقت ½ ۶ بجے صبح نہایت عظیم الشان بارونق اور کامیاب جلسہ مستورات کا منعقد ہوا - اور ۱۰ بجے تک رہا - تمام مذاہب کی مستورات جن میں کثیر حصہ تعلیم یافتہ تھا شریک جلسہ ہوئیں - افتتاح جلسہ تلاوت قرآن کریم و نعت شریف سے ہوا - اور مختلف ممبرات لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ نے حضرت نبی کریم صلعم کی پاک سیرت اور ناموس پر عالمانہ تقریریں فرماکر مستورات کو محظوظ اور مستفید فرمایا - علاوہ انکے طالبات احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ نے اکٹھی ہوکر باآواز بلند نظم پڑھی - اور جناب پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے ان جلسوں کے انعقاد کی اغراض و مقاصد کو واضح کیا +

گذشتہ سال کے تجربہ کی بناء پر منتظمات جلسہ نے بمعاونت انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ جلسہ گاہ کو پہلے کی نسبت امسال وسیع کیا مگر پھر بھی مستورات کی کثرت نے جگہ کو ناکافی ثابت کیا - لیکن منتظمات

کے حسن انتظام کی وجہ سے باوجود شدید گرمی کے کسی کو شکایت کا موقعہ نہ ملا۔ سب سے آخر صدر صاحبہ نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے منتظمات جلسہ اور دیگر حاضرات کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کو بخیر و خوبی برخاست کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے یہ جلسہ گزشتہ سال سے ہر شان میں ایک نمایاں حیثیت اپنے اندر رکھتا ہوا۔ بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا اور آئندہ کے متعلق مزید کامیابی کی امید دلا گیا +

سکرٹری لجنۃ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

منٹگمری

منٹگمری میں ۲ جون محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ دختر جناب صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے سابق مبلغ ماریشس کے عالی شان مکان قادر منزل میں بڑی شان و شوکت سے جلسہ منعقد ہوا۔ کثرت کے ساتھ مسلمان شرفاء کی مستورات مع ہندو سکھ اور عیسائی بہنوں کے جلسہ میں تشریف لائیں صدر جلسہ جناب مسز محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری مقرر ہوئیں۔ عاجزہ راقمہ نے تلاوت قرآن مجید اور ایک مختصر سی تقریر جلسہ کی غرض و غائت پر کی بعد ازاں لیڈی ڈاکٹر سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ مینجر جلسہ نے نہایت خوش الحانی سے نعت پڑھی بعد ازاں عاجزہ راقمہ نے اور مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنے اپنے مضامین رسول کریم صلعم کے احسانات غیر قوموں پر اور لڑکیوں پر علی الترتیب پڑھے اسکے بعد جناب آمنہ بیگم صاحبہ دختر صوفی غلام محمد صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام پر بڑے زبردست اور پرجوش لہجے میں بابلند آواز سے مضمون پڑھا اور زبیدہ خاتون بشیرہ بیگم صفیہ بیگم رضیہ بیگم نے اپنے مضامین اور نعتیں سنائیں۔ آخر میں سیدہ جمیلہ خاتون نے ایک دعائیہ نظم پڑھی۔ برف سوڈا اور لیمونیڈ۔ شربت سے سامعات کی خاطر تواضع کی گئی اور بہنیں شکریہ کے ساتھ جلسے سے رخصت ہوئیں +

فالحمد للہ

خاکسار محمودہ بیگم سیکرٹری لجنۃ اماء اللہ منٹگمری

KHILAFAT LIBRARY

رپورٹ جلسہ مستورات فیروزپور شہر

۲ رجون ۱۹۲۹ء کو مستورات فیروزپور کا جلسہ اسلامیہ زنانہ گرلز سکول قصوری دروازہ میں ۶ ½ بجے صبح منعقد ہوا +

جلسے سے چند روز پہلے شہر میں اشتہار چسپاں کیے گئے اور گرلز سکولوں (ہندو و مسلم) میں بھی تقسیم کیے گئے۔ اور بعض بہنوں نے اپنے اپنے محلہ کی معزز ہندو مسلم بہنوں کو جلسہ میں شامل ہونے کی تحریک کی +

جلسہ گاہ میں شامیانے لگائے گئے اور کاغذ کی جھنڈیوں اور قطعات سے جلسہ گاہ آراستہ کی گئی۔ برف والے پانی کا بھی انتظام کیا گیا جلسہ کی کارروائی ۸ بجے کے قریب شروع ہوئی اور ۱۰ ½ بجے تک رہی۔ صدر جلسہ اہلیہ صاحبہ خان بہادر ڈاکٹر محمد شریف صاحب سول سرجن مقرر ہوئیں +

سب سے پہلے مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ صاحبہ حکیم عبدالعزیز صاحب و مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ صاحبزادی خواجہ گل محمد صاحب وکیل نے خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔ ان کے بعد دو لڑکیوں نے ٹریکٹ "پیارا رسول" سے نظم پڑھی۔ مندرجہ ذیل بہنوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تحریر کردہ مضامین سنائے۔ جن کو حاضرات نے نہایت توجہ کے ساتھ سنا اور مسرور و محظوظ ہوئیں:۔

(۱) مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ زنانہ مڈل سکول۔
(۲) مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالعزیز صاحب
(۳) افتخار بیگم صاحبہ " بابو ضیاء الحق خاں صاحب
(۴) صفیہ بیگم صاحبہ معلمہ زنانہ مڈل سکول
(۵) عزیزہ نظیر بیگم صاحبہ صاحبزادی بابو ولی محمد صاحب
(۶) مکرمہ معراج بیگم صاحبہ استانی زنانہ سکول
(۷) ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ بابو محمد علی صاحب ٹھیکیدار

ان لیکچروں کے درمیان بھی چھوٹی لڑکیاں نظمیں پڑھتی رہیں۔ حاضرات جلسہ کی تعداد کافی تھی جن میں کثیر تعداد غیر احمدی عورتوں کی تھی اور چند ایک ہندو عورتیں بھی تھیں جن میں سے قابل ذکر مکرمہ سیلا دیوی صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ گرلز سکول فیروزپور تھیں حاضرات میں تعلیم یافتہ عورتیں زیادہ تھیں ٭

لیکچرات میں سے مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ قابل شکریہ ہیں جنہوں نے بغیر کسی تحریک کے خود لیکچر تیار کر کے ہمیں اطلاع دی ٭

اور خاص طور پر قابل شکریہ اہلیہ صاحبہ خواجہ گل محمد صاحب وکیل ہیں۔ جنہوں نے جلسہ کا سامان خرچ ادا کیا ٭

نیاز بی بی پریزیڈنٹ لجنہ اماء اللہ فیروزپور شہر

کشن گڈھ میں ۲ جون کا جلسہ

اطلاعاً تحریر ہے کہ ۲ جون کو اس جگہ بمقام کشن گڈھ مستورات کا ایک کامیاب جلسہ ہوا اور زیر صدارت محترمہ سردارنی لیلی وتی صاحبہ مسز سردار آتما سنگھ صاحب رئیس کشن گڈھ۔ بعد تلاوت قرآن مجید خاکسارہ نے حضرت رسول کریم صلعم کی پاکیزہ زندگی کے حالات مختصر پڑھے۔ اور والدہ صاحبہ نے زبانی تقریر فرمائی۔ اور چھوٹی بہنوں نے نظمیں پڑھیں۔ ان سب کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ہندو مستورات بھی اچھی تعداد میں تھیں اور عمدہ اثر لیکر واپس گھروں کو گئیں اور یہ خواہش کی کہ کم از کم عشرہ وار ایسا اجتماع ہونا چاہیئے ٭

مسعودہ خاتون بنت قاضی محمد حنیف صاحب ضلعدار نہر کشن گڈھ

چندہ خواتین جماعت احمدیہ لاہور

ماہ اکتوبر سے لیکر اب تک جو چندہ کی رقومات لاہور کی جماعت خواتین احمدیہ کی طرف سے ناظر صاحب بیت المال قادیان کے نام بھیجی گئی ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔

	روپے	آنے
ماہ اکتوبر عام	۹	۳
لائبریری	۱	۲
زکوٰۃ	۲۵	
کل میزان	۳۵	۵

وفات:۔ محترمہ عائشہ بی بی زوجہ میر کریم بخش صاحب پہلوان جو نہایت مخلص احمدی خاتون اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں کچھ عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گئیں۔ ان کا جنازہ ۲۴ جون کو

KHILAFAT LIBRARY

	روپے	آنے
۲۷ نومبر احمدیہ مشن لنڈن	۱۵۲	۸
عام	۱۷	۱
لائبریری	۳	۴
کل میزان	۱۷۳	۶

۱۹۲۹		
۲۶ جنوری ۱۹۲۹ احمدیہ مشن لنڈن	۲۳۰	۹
جلسہ سالانہ	۱۱	۱۴
عام	۴	۱۵
لائبریری		۱۰
کل میزان	۲۴۸	۰

۲۸ مارچ ۱۹۲۹ احمدیہ مشن لنڈن	۱۹	۰
عام	۱۸	۵
صدقات	۷	۰
لنگرخانہ	۲	۰
لائبریری	۳	۱۱
خطرانہ	۳	۱
عیدفنڈ		۸
کل میزان	۵۴	۹

۱۱ مئی ۱۹۲۹ احمدیہ مشن لنڈن	۲۴	۸
عام	۸	۱۰
صدقات	۷	۱۴
زکوٰۃ	۱	۴
لائبریری	۱	۱۱
لنگرخانہ	۱	۰
کل میزان	۴۴	۱۵

ماہ جنوری کے چندہ خاص میں سے جو ۲۳۰ روپے کی رقم ہے اُن میں سے ۲۰۳ روپے ۲ آنے جناب چوہدری ظفراللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے گھر والوں کی طرف سے ہے جو کہ حسب ذیل ہے:-

	آنے	روپے
والدہ صاحبہ چوہدری ظفراللہ خاں صاحب	۰	۹۴
بیگم صاحبہ ″ ″ ″ ″	۱۰	۴۵
والدہ صاحبہ چوہدری عطاءاللہ خانصاحب	۱۲	۳۰
بیگم صاحبہ جناب چوہدری بشیر احمد صاحب	۱۲	۳۳
میزان کل	۲	۲۰۳

چندہ خاص کے ۵۰ روپے کی رقم اور ہے جو کہ ان رقومات میں درج نہیں کی گئی - کیونکہ وہ رقم انجمن احمدیہ لاہور والوں نے سلسلہ کی ضرورت کیلئے لی تھی - امید ہے کہ اب واپس دینگے اور وہ بھی درج ہو جائیگی - یہ رقومات اسلئے درج کی گئی ہیں تاکہ آئندہ بھی بہنوں کے حوصلے بڑھیں - اور دوسری قومیں - ہمارے نمونہ کو دیکھیں - نیز بہنوں کو علم ہو جائے کہ واقعی ہماری رقومات اسلام کی راہ میں خرچ ہو رہی ہیں - خدا تعالیٰ ضرور قبول فرمائیگا ؛

سعیدہ سکرٹری لجنہ اماءاللہ لاہور

بزم مصباح

پہیلی :-

دخترے دیدم کہ ہر دو دست بگرفتہ زشرم
ساعتے در بغل کردہ رفت سوئے لاغری

اس کے حل کے لئے پنجابی فارسی دان بہنیں توجہ فرمائیں ؛

افضل بیگم اندجوڈھیورہ

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر مصباح قادیان سے شائع کیا)